

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ اِلَهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَالْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
مَجْدُكَ اَبَدِيٌّ وَكَوْنُكَ كَوْنٌ لَا يَنْتَهِيْ



جمالِ اولیاء

ترتیب

محمّد حنیف سلطانى

جامعہ ریاض العلوم خضراء مسجد پریلز کالونی فیصل آباد پاکستان
مکتبہ صبح نور
Tel: 041-8730834



بسم الله الرحمن الرحيم

جمال اولياء

ترتيب

محمد جنید سلطانی

نشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضر اہلبیاض کالونی فیصل آباد

فون: 041-8730834

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

جمال اولیاء	نام کتاب
محمد جنید سلطانی	ترتیب
اول: ۲۱۰۸ء	ایڈیشن
صبح نور کمپیوٹر	کمپوزنگ
صبح نور پرنٹنگ	پرنٹنگ
مکتبہ صبح نور	ناشر

انتساب

بھنور

سیدی والی حضور مفکر اسلام دامت برکاتہم العالیہ

ان جذبات کے ساتھ

گدا یم بل سگم درگاہ سلطانی

برد رشکم شہاں والا تری

لیکن جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں

من کیستم کہ باتو دم بندگی زخم

چندیں سگان کوئے تو یک کمتریں منم

اور اپنے گریبان میں جھانکتا ہوں تو خیال آتا ہے

تو غریق بحر عصیاں چہ روی پکوائے جاناں

سگ تر شدہ بہ باراں بہ حرم چہ کار دارد

محمد جنید سلطانی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	عظیم استاد، قابل شاگرد	08
2	جنت میں بھی رودیے	10
3	صحبت، محبت کی محتاج ہے	12
4	افضل المخلوق بعد الانبیاء کی نظر کرم	15
5	ہمیشہ جلوہ الہی کے مزے	16
6	انکی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں	17
7	تلاوت قرآن میں احتیاط کی تلقین	22
8	سنہری سلسلہ	24
9	قابل رشک کیفیت	25
10	گمنا م ناظر	26
11	بہر حال! حفظ مراتب ضروری ہے	27
12	بارگاہ میں آنے سے انکار کر دیا	28
13	صدیوں بعد خوشبو پھیل گئی	30

33	ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پاتے یہ ہیں	14
34	حسن نیت کا پھل	15
37	کریم ابن کریم	16
38	تخیریوں سے فیض حاصل کیجیے	17
39	لنگر شریف کی تاثیر	18
41	محنت کرو گے یا مفت میں؟	19
42	سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں	20
46	عمر کم، رابطہ قوی	21
47	میں تو صرف خدمت میں حاضر ہوا تھا	22
48	سبق یاد نہ ہوا تو سزا ملے گی!	23
50	شعر یاد کروادیا	24
52	ادب نے بیٹھنے نہ دیا	25
54	وعدہ پورا کر دیا	26
55	اہل حرفہ پہ کسب و کار دناز کار درویش بر خدا باشد	27
57	رحمہل تیراک	28
59	قلب مومن صادق: آماجگاہ انوار الہیہ	29

30	قبر میں سوراخ ہو گیا	60
31	اچھوں سے اچھی عادتیں چھوٹی نہیں	62
32	جلوہ شان قدرت پہ لاکھوں سلام	64
33	ہونٹ حرکت کر رہے تھے	65
34	حضرت جی! تہجد نہیں پڑھی جاتی	66
35	طمانچہ دے مارا	67
36	تمیز بندہ و آقا مٹا ڈالی	69
37	سب کچھ سکھا دو، ہوائے کلمہ طیبہ کے	70
38	مسجد کیا گلی کو چے سب منور ہو جاتے	72
39	وضو: ظاہر و باطن کو طیب و طاهر کرنے والا عمل	73
40	مصلیٰ اٹھانے کی دیر تھی	75
41	نشا نہ بھی بے خطا، مگر اثر مدارد	77
42	اوروں کا سلام اور ہے عاشق کا سلام اور ہے	78
43	کتا بیات	81

مقدمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على امام الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين.

حضور سیدی و ابی مفکر اسلام علامہ محمد کریم سلطانی دامت برکاتہم العالیہ کثیر المطالعہ شخصیت ہیں۔ لاتعداد (عربی، اردو، فارسی) کتب پر ثبت شدہ نشانات، یادداشتیں اور حواشی اس کا پتا دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل راقم احقر العباد آپ کی مطالعہ شدہ کتب کی طرف متوجہ ہوا اور نشان زد احادیث و واقعات و اقوال کو ڈائری پر نقل کرنا شروع کر دیا۔

زیر نظر رسالہ ”جمال اولیاء“ میں انہیں واقعات میں سے بزرگان دین کے چند متفرق واقعات ترتیب دیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بزرگان دین سے محبت عطا فرمائے اور ان کے طفیل سلسلہ شریفہ کا سچا غلام بنائے۔

اللہم انی اعوذ بک من ان اشرك بک شیئا اعلمہ و استغفرک بما لا اعلمہ آمین.

مصدر جنید سلطانی

عظیم استاد، قابل شاگرد:

حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ :
 ”شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے شروع میں بارہ سال اور
 بعض کے بقول اٹھارہ برس اس عمل پر گزارے کہ نماز عشاء باجماعت ادا کرتے اور
 سلطان العارفين (بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ) کے مزار کی طرف چل پڑتے، اس کی
 زیارت کرتے اور پھر وہاں سے لوٹتے اور صبح کی نماز اپنی خانقاہ میں پہنچ کر ادا
 فرماتے۔ (یوں) ہر رات تین فرسنگ (۸ کلومیٹر) پیدل چلتے۔ مذکورہ مدت کے بعد
 حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے ندا آئی:

”وقت آ گیا ہے کہ آپ بیٹھ جائیں“

عرض کیا: ”اے شیخ! میرے کام میں (روحانی) توجہ فرمائیں کہ میں
 ناخواندہ آدمی ہوں، شریعت اور قرآن کی سمجھ نہیں رکھتا، ان کو سیکھانہیں ہے۔“

ندا آئی: ”جو کچھ ہمارے پاس ہے اور ہمیں دیا گیا ہے، یہ سب تیری
 برکات ہیں۔“

عرض کیا: ”اے شیخ! آپ ایک سو اور کچھ سال مجھ سے پہلے (دنیا میں)

کے ہوئے ہیں۔“

فرمایا: ”جب میں خرقان سے گزرتا تھا تو ایک نور دیکھتا تھا، جو ظاہر ہوتا اور آسمان تک پھیل جاتا تھا، تیس سال سے میری ایک حاجت پوری نہیں ہو رہی تھی، ہاتف نے آواز دی اس نور کو شفاعت کا ذریعہ بناؤ، تاکہ تمہاری حاجت پوری ہو جائے۔“

میں نے پوچھا: ”یہ کون سا نور ہے؟“
 آواز آئی: ”میرے بندگان خاص میں سے ایک بندے کے صدق کا نور ہے، اس کا نام ”علی“ اور کنیت ”ابوالحسن“ ہے، میں نے اپنی وہ حاجت مانگی، میری مراد یہ آئی۔“

پس (مزار سے) آواز آئی: ”اے ابوالحسن! کہو اعمو ذی اللہ۔“
 شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:
 ”جب میں خانقاہ پر پہنچا تو پورا قرآن میں نے پڑھ لیا تھا۔“



تذکرہ شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ مع ترجمہ نورالعلوم من کلام شیخ ابی الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف و ترجمہ: محمد زبیر راجھا

سال اشاعت: ۲۰۰۵ء جمعیہ تبلیغیہ لاہور

حصہ: ۲۱۷-۲۱۶

جنت میں بھی رو لیتے:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:
 ”والد ماجد (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے: کہ ایک رات
 میں نے بہشت کو دیکھا کو یا عین اس کے درمیان میں کھڑا ہوں اور اس کی حوروں اور
 محلات کو بخوبی دیکھ رہا ہوں۔ اس وقت دل میں آیا کہ ہم نے تو حور و قصور کے خیال کو
 دل سے نکال دیا تھا اور یکسو ہو کر حضرت حق تعالیٰ کی طلب میں لگے رہتے تھے۔ یہ کیا
 ہوا کہ یہاں حور و قصور پیش نظر ہیں مگر مقصود حقیقی نہیں مل رہا۔

اسی وقت مجھ پر وجد اور گریہ طاری ہوا۔ وہاں کے لوگ آ کر مجھے اپنی
 آستینوں اور دامنوں میں چھپانے لگے اور کہنے لگے:
 یہ تو مسرت و شادمانی کی جگہ ہے نہ کہ گریہ و غم کی۔ میں نے ان کے دامن
 جھٹک دیے اور منہ پھیر لیا۔ بالآخر انہوں نے کہا: کہ تجھے اپنے معبود و مقصود کی قسم ہے،
 بتا کہ تیرے رونے کا سبب کیا ہے؟

ان کی بات سن کر میں پریشان ہوا اور اپنے اسرار و رموز کی کچھ باتیں انہیں
 پیش کیں۔ اسی اثناء میں مولا نے مہربانانہ الہام فرمایا:
 کہ کیا تم نے ہماری کتاب میں یہ نہیں پڑھا:

﴿كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ (النکھت: ۱۰۷)

(ان بندگان خدا کے لیے فردوس کے باغ بطور مہمانی ہیں)

نزل اس چیز کو کہتے ہیں: جو بوقت آمد فوری طور پر مہمان کے لئے بچھائی جاتی ہے، تاکہ وہ اس پر بیٹھ جائے۔ اس کے بعد اس کی ضیافت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پس تم اس قدر گریہ و زاری کیوں کر رہے ہو؟۔



انکس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: سید محمد فاروق قادری

اشاعت اول: ۲۰۰۷ء فریڈیک سٹال، لاہور

ص: ۱۰۹-۱۰۸

صحبت ، محبت کی محتاج ہے:

حضرت شیخ محمد پھلتی رحمة اللہ علیہ:

(حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مانا)

”آپ (حضرت شیخ محمد پھلتی رحمۃ اللہ علیہ) کے مرید خاص سید علی بیان

کرتے ہیں:

کہ آغاز جوانی میں شراب نوشی کا مرتکب تھا اور کسی بھی برے فعل سے احتراز نہیں کرتا تھا۔ میں نے اپنے دل میں یہ عہد کر رکھا تھا کہ اگر کسی بزرگ کی زیارت سے میں ان قبیح امور سے باز آ گیا اور تقویٰ و پرہیزگاری میرے دل میں جاگزیں ہوگئی تو میں اس کی صحبت اختیار کروں گا اور اسی سے بیعت کروں گا۔

حضرت شیخ محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کسی تقریب کے سلسلے میں قریہ سرائے میں تشریف لائے، چونکہ میرے والدین ان کے معتقد تھے، اسی لیے میں بھی ان کے ساتھ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے میری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا:

تم کہاں تھے؟ اور کہاں نوکر ہو؟

یہ دو تین لفظ انہوں نے میرے بارے میں ادا فرمائے ہی تھے کہ میرے

دل میں ایک عجیب قسم کی کشمکش پیدا ہوئی اور تمام برے امور سے ایسی نفرت پیدا ہوئی

جو لحظہ بہ لحظہ بڑھتی گئی، یہاں تک کہ میں اٹھا، شراب کی تمام بوتلیں توڑ ڈالیں، برے افعال کے تمام اسباب ہٹا دیے، غسل کر کے نئے کپڑے پہنے اور توبہ کر کے آپ سے بیعت ہو گیا اور باقاعدگی سے آپ کی صحبت میں شامل ہونے لگا۔

کچھ عرصہ بعد مجھے سفر کابل کا اتفاق ہوا تو میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں عرض کی کہ میرا ارادہ تھا کہ (اس) وقت آپ کی صحبت کی سعادتوں سے بہرہ اندوز ہوتا مگر کیا کروں کہ قسمت کابل کی طرف کھینچے لے جاتی ہے۔ اس پر آپ نے یہ مشورہ فرمایا:

گردِ یمنی چو بامنی پیش منی
گر پیش منی چو بے منی در یمنی

”چاہے تم یمن میں بھی رہو، لیکن مجھے اپنے ساتھ رکھو (میرا تصور رکھو) تو یہ یوں ہے۔ جیسے میرے سامنے ہو اور اگر میرے ساتھ بھی رہو مگر میرے تصور کے بغیر ہو تو یہ ایسے ہے، جیسے یمن میں ہو۔“

اس کے بعد آپ نے مجھے اجازت عطا فرمائی اور میں کابل پہنچ گیا۔ وہاں ایک دن اتفاق سے مجھے ایک عورت کے ساتھ تنہائی میسر آ گئی اور بدکاری کی خواہش نے مجھ پر پوری طرح غلبہ پالیا، قریب تھا کہ میرے توبہ ٹوٹ جاتی کہ عین اسی وقت حضرت شیخ محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کی صورت مبارک میری آنکھوں کے سامنے آ موجود ہوئی۔

آپ کی شکل مبارک دیکھتے ہی مجھ پر سوار شہوت کا بھوت یکدم غائب ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے کابل میں تین چار سال گزارے، لیکن اس دوران عورتوں کا خیال تک میرے دل میں پیدا نہ ہوا۔“



انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

اشاعت اول: ۲۰۰۷ء فروری یکم سال، لاہور

ص: ۳۵۹-۳۵۸

افضل الخلق بعد الانبياء کی نظر کرم:

سیدنا حضرت مظهر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ:
”آپ خود فرماتے ہیں:

ہم ابھی نو برس کے تھے کہ ہم نے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا، آپ نے ہمارے حال پر بڑی عنایت فرمائی۔ ان دنوں میں جب کبھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتا تو حضرت کی صورت مبارک ہمارے سامنے ہوتی۔ ہم نے ظاہری آنکھوں سے حضرت کو بار بار دیکھا ہے اور ہمارے حال پر بہت التفات فرماتے تھے۔“



تاریخ مذکورہ خانقاہ طبریہ دہلی

محمد یونس راجہ

اشاعت اول: ۲۰۰۶ء جمعہ۔ پہلی کیشز، لاہور

ص: ۱۵۳

ہمیشہ جلوۃ الہی کے مزے:

شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

”علمائے کرام نے لکھا ہے: کہ جنت میں اہل ایمان کو ہفتے میں ایک بار اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا کرے گا، لیکن جو حضرات روزانہ صبح و شام مراقبہ کرتے ہیں اور حضور مع اللہ کی دولت سے مالا مال ہیں انہیں دو دفعہ یعنی ہر روز صبح و شام دیدار باری تعالیٰ کا شرف حاصل ہوا کرے گا، اس کے بعد مرشد کامل (شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا:

کہ جس کو اس دنیا میں قلب کی حضوری و آگاہی دائمی طور پر حاصل ہوگئی ہے ان کے بارے میں یہ امید ہے کہ انہیں دائمی دیدار سے نوازا جائیگا۔“



دوالعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ رؤف احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: مولانا عبدالحکیم خان اختر

اشاعت اول: ۱۹۸۳ء، ثوری پب ڈپو، لاہور

حصہ: ۳۹

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:
 ”حضرت والد ماجد (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے: کہ
 حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اصل میں قصبہ کھیزی کے رہنے والے تھے، جو بارہم
 کے نواح میں واقع ہے۔ ان کے والد نے کھیزی وطن بنالیا تھا۔ کم سنی ہی میں ان کے
 والدین فوت ہو گئے تھے اور ان کے دل میں اسی وقت خدا طلبی کا جذبہ پیدا ہوا۔ جگہ
 جگہ اولیائے کرام کی تلاش کرتے رہے، یہاں تک کہ پنجاب کے ایک بزرگ کی
 خدمت میں پہنچے، جو علم قرأت میں یدِ طولی رکھتے تھے اور صحرائے پنجاب کی ایک مسجد
 میں اپنا وقت گزار رہے تھے۔ لوگوں کے میل جول اور آمد و رفت سے بالکل فارغ
 البال اور انتہائی متوکل علی اللہ تھے۔

سید صاحب ان کی خدمت میں رہ کر راہِ حق طلب کرنے لگے۔ ان بزرگ
 نے سید صاحب سے فرمایا: کہ تمہاری تلقین و ہدایت ایک اور بزرگ سے وابستہ ہے،
 جہاں تم ان شاء اللہ ضرور پہنچو گے۔ البتہ ہاں حفظ قرآن کی نعمت مجھ سے حاصل کیجیے
 ۔ چنانچہ سید صاحب اسی جنگل میں مدتوں ٹھہرے رہے اور قرآن حفظ کیا، ان بزرگ
 کے فیضِ محبت سے کوشہ نشینی اور ترک دنیا کے آداب سیکھے اور نفس و شیطان کی کج

رویوں سے کنارہ کشی کے انداز حاصل کیے۔

حضرت والد ماجد نے فرمایا:

کہ ایک دن وہ بزرگ اور حضرت سید صاحب دونوں قرآن مجید کا دور کر رہے تھے کہ کچھ لوگ عرب صورت، ہز پوش، گروہ درگروہ ظاہر ہوئے۔ ان کا سردار مسجد کے قریب کھڑا ہو کر ان قاریوں کی تلاوت سننے لگا اور کہا:

بارک اللہ ادیت حق القرآن .

(اللہ برکت دے، تلاوت قرآن کا خوب حق ادا کیا) یہ کہہ کر واپس چلے۔ ان بزرگ کی عادت تھی کہ تلاوت قرآن کے وقت آنکھوں کو نیند کی سی حالت میں رکھتے تھے اور کسی طرف بھی توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب زیر تلاوت سورت کو آخر تک پہنچایا تو سید عبد اللہ سے پوچھا: کہ یہ کون لوگ تھے جن کی ہیبت سے میرا دل کانپ اٹھا، مگر عظمت قرآن کے سبب میں اپنی جگہ سے اٹھ نہ سکا۔

سید صاحب نے کہا: قبلہ! یہ اس وضع کے لوگ تھے، جب ان کا سردار پہنچا تو مجھ میں یہ طاقت نہ رہی کہ میں اپنی جگہ پر بیٹھا رہوں، مجبوراً اٹھا اور ان کی تعظیم بجا لایا۔ یہی باتیں ہورہی تھیں کہ اسی وضع قطع کا ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کل مجمع اصحاب میں بیٹھے ہوئے اس جنگل کے رہنے والے حافظ کی تعریف و صفت فرما رہے تھے اور ساتھ ہی فرما رہے تھے کہ کل علی الصباح ہم اسے دیکھنے جائیں گے اور اس کی قرأت بھی سنیں گے، کیا آپ تشریف

لائے تھے یا نہیں؟ اگر آئے تھے تو کدھر گئے؟

ان دونوں بزرگوں نے جب یہ بات سنی تو دائیں بائیں دوڑے مگر کوئی نشان نہ پایا (اللہ ان دونوں کی قبروں پر رحمت کے پھول برسائے)۔ راقم الحروف (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) کا گمان ہے کہ حضرت والد نے یہ بھی فرمایا تھا کہ: اس واقعہ کے بعد مدتوں اس جنگل سے خوشبو مہکتی رہی، جسے لوگ سونگھتے اور محسوس کرتے تھے۔

جب حفظ قرآن سے فراغت حاصل ہوئی تو اس بزرگ نے رخصت عطا فرمائی کہ جاؤ اور جہاں بھی کوئی صاحب ولایت ملے، اس کی خدمت گزاری میں انتہائی کوشش کرو۔

یہ سیر کرتے ہوئے ”سامانہ“ میں شیخ ادیس سامانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جا پہنچے۔ یہ بزرگ متوکل تھے اور لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر کے انتہائی مشکل حالات میں گزارہ کر رہے تھے۔ یہ سلسلہ قادریہ سے منسلک تھے۔ پہلی مرتبہ جب ان سے ملاقات ہوئی تو شیخ نے فرمایا:

کہ فقیر بہت سارے ہیں، کسی دوسری جگہ چلے جاؤ۔ میرے پاس تو اس مردے کے سوا اور کوئی نہیں ٹھہر سکتا جو طعام، لباس اور تعلقات دنیوی سے بالکل کٹ چکا ہو اور حوائج ضروریہ کے بغیر میرے دروازے سے باہر قدم نہ رکھے۔

حضرت حافظ عبد اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے ان تمام شرائط کو قبول کیا اور ان

کے سامنے راہ سلوک طے کرنا شروع کیا، بلکہ مردانہ و اس اختیار پر صابر اور کریم
 رضا مند رہے۔ یہ دیکھ کر ان پر حضرت شیخ نے اپنی توجہ بڑھادی۔ اسی اثنا میں شیخ کا
 بیٹا ان سے قرآن مجید حفظ کرنے لگا، جس کی بنا پر شیخ کی توجہ دوبار ہو گئی اور انہوں نے
 بھی شیخ کی خدمت گزاری میں کوئی کسر نہ چھوڑی..... نیز حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ
 علیہ نے یہ بھی فرمایا:

کہ ان دنوں میری عادت تھی کہ حضرت شیخ اور ان کے اہل خانہ کے کپڑے
 ہر جمعرات کو ندی کے کنارے لے جاتا تھا اور اپنے ہاتھوں سے دھوتا تھا تا کہ نماز جمعہ
 صاف ستھرے کپڑوں سے پڑھ سکیں۔ ایک بار اتفاق سے جمعرات کے دن میں فاقہ
 سے تھا اور دستور کے مطابق کپڑے سر پر اٹھا کر ندی کے کنارے چلا گیا۔ آدمیوں
 سے ایک طرف ہو کر کپڑے دھونے میں مشغول ہو گیا۔

جب سورج تیز ہو گیا، بھوک اور پیاس کی شدت نے غلبہ پایا تو میں بے
 ہوش ہو کر گر پڑا۔ ناگاہ ایک برقع پوش میرے سر پر پہنچا اور مجھے بیدار کیا، برقعے میں
 سے گرم روٹی نکال کر مجھے دی اور کہا: کیا تو نے یہ نہیں پڑھا:

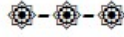
﴿وَلَا تَلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرہ: ۱۹۵)

(اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو)۔

مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں شیطان تو نہیں جو مجھے دھوکا دے رہا ہے؟ اس

بنا پر میں نے روٹی قبول نہ کی۔ وہ بزرگ میرے اس اندیشے پر مطلع ہوئے، فرمایا:

اے فلاں! یہ گمان مت کر۔ یہ لفظ سنتے ہی یہ خیال میرے دل سے دور ہو کر
 گیا۔ میں نے روٹی پیٹ بھر کر کھائی۔ دل میں خیال آیا کہ ہر کا پانی گرم ہے، کاش
 یہاں ٹھنڈا پانی ہوتا تا کہ سیر ہو کر پیتا۔
 وہ اس کھلے پر بھی مطلع ہو گئے اور برقع کے اندر سے مجھے پانی کا آنخوہ
 نکال کر دیا، نہایت ٹھنڈا پانی تھا، میں نے جی بھر کر پیا اور پھر کپڑے دھو کر شیخ کی
 خدمت میں حاضر ہوا۔ جو نبی مجھے دیکھا، فرمانے لگے:
 سید اختر (علیہ السلام) کے ہاتھ سے روٹی لے لی، محمدیوں کو خضر کا احسان
 نہیں اٹھانا چاہیے۔“



انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

اشاعت اول: ۲۰۰۷ء فروری، کتب خانہ، لاہور

ص: ۵۵-۵۴-۵۳-۵۲

تلاوت قرآن میں احتیاط کی تلقین:

حضرت خواجہ حافظ سید عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

”والد ماجد (شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے: کہ جن دنوں اورنگ زیب اکبر آباد میں تھا، میں میرزا ہر وی محاسب لشکر سے کچھ اسباق پڑھتا تھا۔ اسی تقریب کے بہانے میں اپنے والد کے ہمراہ اکبر آباد آ گیا۔ سید عبد اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) بھی سید عبد الرحمن (رحمۃ اللہ علیہ) کی رفاقت کے سبب وہاں موجود تھے۔

وہاں انہیں ایک عارضہ ہو گیا اور رحمت حق سے واصل ہوئے۔ انہوں نے وصیت کی کہ مجھے مسکینوں کے قبرستان میں دفن کرنا تاکہ کوئی پہچان نہ سکے۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ میں بھی اس دن شدید بیمار تھا۔ جنازے کے ساتھ جانے کی سکت نہیں تھی۔ جب میں تندرست ہوا اور چلنے پھرنے کی طاقت پیدا ہوئی تو ایک ایسے ساتھی کے ساتھ جو ان کے جنازہ و دفن میں موجود تھا، زیارت و برکت کے لیے ان کے مزار مبارک کی طرف چل پڑا۔ یہ ان کی آخری وصیت کا کمال تھا کہ میرے ساتھی کافی غور و فکر کے باوجود ان کی قبر نہ پہچان سکے۔

آخر اندازے سے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا، میں وہاں بیٹھ کر قرآن پڑھنے لگا۔ میری پشت کی طرف سے سید صاحب نے آواز دی: کہ فقیر کی قبر ادھر ہے، لیکن جو کچھ شروع کر چکے ہو، اسے وہاں ہی تمام کر لو، اور اس کا ثواب اسی قبر والے کو بخشو، جلدی مت کرو، جو کچھ پڑھ رہے ہو اسے انجام تک پہنچاؤ۔

یہ سن کر میں نے ساتھی سے کہا: اچھی طرح غور کرو، سید صاحب کی قبر وہی ہے جدھر تم نے اشارہ کیا ہے یا میری بیٹھ کے پیچھے ہے؟ تھوڑی دیر سوچ کر کہنے لگا: میں غلطی پر تھا۔ حضرت سید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر تمہارے پیچھے ہے۔ میں اسی سمت ہو کر بیٹھا اور قرآن پڑھنا شروع کیا۔ اسی اثناء میں دل گرفتہ اور غمگین ہونے کے سبب اکثر مقامات پر قواعد قرأت کی رعایت نہ کر سکا۔ قبر میں سے آواز آئی کہ فلاں فلاں جگہ پر تسابیل سے کام لیا ہے۔ قرأت کے معاملے میں حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔“



افسوس کا رشتہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

اشاعت اول: ۲۰۰۷ء فروری یکم سال، لاہور

ص: ۶۸-۶۹

سنہری سلسلہ:

شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:
 ”اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں محرومی نہیں ہے اور جوازلی
 بد بخت ہو اس طریقے میں داخل نہیں ہو سکتا اور جو اس طریقے میں داخل ہو گیا وہ محروم
 نہیں لوٹے گا۔“



درالعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ رؤف احمد چردی رحمۃ اللہ علیہ

اروڑ تہ۔ مولانا عبدالحکیم خان اختر

اشاعت اول: ۱۹۸۳ء، نوری پب ڈپولاہور

ص: ۱۳۵

قابل رشک کیفیت:

حضرت شاہ ابو سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ
 ”..... (آپ کی وفات حجاز مقدس سے واپسی پر ریاست ٹونک میں
 ہوئی، آپ کے تابوت کو دلی لایا گیا) چالیس دن کے بعد جب آپ کو تابوت سے
 نکالا، معلوم ہو رہا تھا کہ ابھی غسل دیا گیا ہے، کوئی تغیر نہیں ہوا تھا۔ آپ کے نیچے روئی
 بچھائی تھی، وہ نہایت معطر تھی، لوگ اس کو تھرا کا لے گئے۔“



مقامات خیر

حضرت شاہ ابوالحسن زید قاری رحمۃ اللہ علیہ
 ایڈیشن سوم: ۲۰۱۰ء شاہ ابوالخیر اکیڈمی، ترمان گیٹ، دہلی، انڈیا

ص: ۷۵

گمنام مناظر:

حضرت پیر سید روشن دین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(پیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پڑا نام محترم)

”..... (حضرت پیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا باغ فدک کے موضوع پر ایک شخص سے مناظرہ ہوا تھا) آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: کہ اس مناظرہ کے دوران تقریر کرتے ہوئے مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی شخص کا ہاتھ میرے کندھے پر ہے اور وہ کسی وقت سر کوئی کے طور پر میرے کان میں بھی کچھ کہہ دیتا ہے۔ مگر جب میں ادھر ادھر سر پھراتا تو کوئی دکھائی نہ دیتا۔

بعد ازاں معلوم ہوا کہ آپ میرے جد امجد زبدۃ الکاملین، عمدۃ الواصلین حضرت پیر سید روشن دین رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو روحانی طور پر میری امداد فرما رہے تھے۔“



محمد

علامہ فیض احمد فیض

اشاعت چہارم: ۲۰۱۱ء گولڑہ شریف اسلام آباد

ص: ۹۱

بہر حال حفظ مراتب ضروری ہے:

شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

”..... کوئی عارف تھا جو اپنے استاد کی وفات کے بعد اس کے مزار پر گیا اور وہاں بیٹھ کر توجہ اور انوار کا القا کرنے لگا کہ استاد کی وفات کے بعد اس کا حق ادا کروں اور قبر میں مردے کو نسبت سے منور کر دوں۔ اس کا استاد مزار سے باہر آ گیا اور بہت ناراض ہو کر کہا کہ اے کمینے! کیا تو یہی جانتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کے قرب کی راہ وہی ہے جو تو نے مجھ سے حاصل کی ہے۔ جا! اللہ تعالیٰ بے نہایت ہے اور اس تک پہنچنے کے راستے بھی بے شمار ہیں۔ جس راستے سے میں نے بارگاہ خداوندی کا قرب حاصل کیا ہے اس کے بارے میں تجھے کیا خبر۔“



درالعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ رؤف احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

اردو تہذیب مولانا عبدالحکیم خان اختر

اشاعت اول: ۱۹۸۳ء، دہلوی پب ڈپو، لاہور

ص: ۳۲۳

بارگاہ میں آنے سے انکار کر دیا:

حضرت شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

”..... حضرت شیخ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ جس شخص کا ہاتھ پکڑتے اور

مصافحہ بیعت کرتے تو اسی وقت اسے فنائے قلبی کے مقام پر پہنچا دیتے تھے۔ ایک روز ان کی خدمت میں ایک فاسق آدمی آیا اور کہنے لگا کہ مجھے بیعت فرمالیجیے۔ انہوں نے فرمایا: کہ پہلے تم اپنا ظاہر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ سے آراستہ کرو اور اس کے بعد ہماری خدمت میں حاضر ہونا۔

وہ بد دل ہو کر لوٹ گیا۔ حضرت شیخ (رحمۃ اللہ علیہ) کو الہام ہوا کہ یہ تم نے کیا کیا کہ ہمارے طالب کو اپنے دروازے سے خالی ہاتھ لوٹا دیا اور اسے تلقین نہ فرمائی۔

انہوں نے ایک آدمی سے فرمایا: کہ جلد از جلد اس شخص کو ہمارے پاس لاؤ۔ وہ آدمی جلدی سے اس کے پاس گیا اور کہا کہ آپ کو حضرت شیخ طلب فرماتے ہیں۔ اس شخص نے واپس لوٹنے سے انکار کر دیا۔ پس آپ نے دوسرے آدمی کو بھیجا لیکن وہ نہ لوٹا۔

آخر کار حضرت شیخ نے ایک آدمی سے فرمایا: کہ اس کے کان میں مبارک لفظ اللہ کہہ دینا۔

وہ اس طالب کے نزدیک پہنچا اور کہنے لگا کہ ذرا ٹھہریے! میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ وہ قدرے ٹھہر گیا۔ جانے والے نے طالب کے کان میں کہا کہ حضرت شیخ آدم (رحمۃ اللہ علیہ) نے تجھ سے مبارک لفظ ”اللہ“ فرمایا ہے۔ اس اسم شریف کے سنتے ہی اس کے حجاب پھٹ گئے اور اسے نقشبندی ولایت حاصل ہو گئی۔“



درالعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ رؤف احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: مولانا عبدالحکیم خان اختر

اشاعت اول: ۱۹۸۳ء، ثوری پب ڈپو، لاہور

ص: ۱۵۳-۱۵۴

صدیوں بعد خوشبو پھیل گئی:

حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”مقامات خیر“
کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

”حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی ملک بدخشاں میں موضع کشم کے بزرگ
زادے ہیں۔ آپ کا گھرانہ سلسلہ کبرویہ سے وابستہ تھا۔ آپ کا دل اشارات و
بشارات کی وجہ سے سلسلہ خواجگان نقشبندیہ کی طرف مائل ہوا اور آپ اس طریقہ
مبارکہ کے کسی فرد کامل کی تلاش میں گھر سے نکلے۔

آپ نے خواب میں ایک نورانی چہرہ بھی دیکھا تھا۔ اس خیال کو لیے
ہوئے جا بجا پھرتے پھرتے برہان پور پہنچے۔

وہاں حضرت سید محمد نعمان قدس سرہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان کو دیکھتے
ہی ان کے دل کو سکون ملا اور طریقہ شریفہ میں داخل ہو گئے اور برہان پور کی سکونت
اختیار کر لی۔

ایک مدت تک حضرت میر سے سلوک حاصل کرتے رہے اور پھر حضرت

میر کی اجازت اور حضرت مجددی طلب پر سر ہند شریف پہنچے اور تقریباً تین سال آپ

کی خدمت میں رہے۔

خولجہ ہاشم نے جب حضرت مجدد کو دیکھا ازدل و جان آپ پر عاشق ہو گئے اور اس عشق کی بدولت مَالاً عَیْنِ زَاثٍ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ کے مقامات عالیہ پر فائز ہوئے۔

آپ نے مکتوبات شریف کے تیسرے دفتر کو جمع کیا ہے اور کتاب زبدۃ المقامات بھی لکھی ہے۔ آپ کی تحریر کا ایک ایک لفظ آپ کی محبت کا آئینہ دار ہے۔ حضرت مجدد (رحمۃ اللہ علیہ) کی وفات کے پندرہ بیس سال بعد آپ بھی راہی ملک بقا ہوئے۔

برہان پور کے قبرستان میں جو کہ قبرستان عکبہ کے نام سے مشہور ہے مدفون ہوئے۔ یہ قبرستان اس راستہ پر ہے جو شہر سے ریل کے اسٹیشن کو جاتا ہے۔ قبرستان سے متصل برساتی ندی گزرتی ہے، اس ندی کو پنڈ رول کہتے ہیں۔

تقریباً ساٹھ سال کا واقعہ ہے کہ برہان پور کے ایک نیک و صالح شخص پر آپ خواب میں ظاہر ہوئے۔ آپ نے اس مرد صالح سے کہا: ندی سے ہماری قبر کو نقصان پہنچنے والا ہے لہذا ہمارے جسد کو کسی دوسری جگہ منتقل کر دو۔

اس اشارے پر وہاں کے لوگوں نے حکومت سے اجازت حاصل کی اور آپ کو وہاں سے نکال کر رابرٹ سن اسکول کے قریب میدان میں سپرد خاک کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ تقریباً تین سو سال کے بعد آپ کے جسم کو قبر سے نکالا گیا۔

آپ کا جسم اور آپ کا کفن بالکل اصلی حالت پر تھے اور آپ کی قبر سے چاروں طرف خوشبو پھیل رہی تھی۔

ہزار ہا افراد نے یہ کرامت دیکھی اور آپ پر نماز پڑھ کر سپرد خاک کیا۔
ان خوش نصیبوں نے نَمَّ كَسَوْمَةِ الْعُرُوسِ کی کیفیت بہ چشم سر دیکھ لی
رحمہ اللہ و قدس سرہ۔



مقامت خیر

حضرت شاہ ابوالحسن زلیخا قادری رحمۃ اللہ علیہ
الذی یثین سوم: ۲۰۱۰ء شاہ ابوالخیر اکیڈمی، برکمان گیر، دہلی، انڈیا

ص: ۳۵-۳۴

تھنڈا تھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں:

حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

”والد ماجد (شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے:

ماہ رمضان میں ایک دن میری نکیر پھوٹ پڑی تو مجھ پر ضعف طاری ہو گیا۔ قریب تھا کہ میں کمزوری کی بنا پر روزہ افطار کر لوں کہ صوم رمضان کی فضیلت کے ضائع ہونے کا غم لاحق ہوا۔ اسی غم میں قدرے غنودگی طاری ہوئی تو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے مجھے لذیذ اور خوشبودار زردہ مرحمت فرمایا ہے۔ پھر انتہائی خوشگوار ٹھنڈا پانی بھی عطا فرمایا، جو میں نے سیر ہو کر پیا۔ میں اس عالم غنودگی سے نکلا تو بھوک اور پیاس بالکل ختم ہو چکی تھی اور میرے ہاتھوں میں ابھی تک زردہ کے زعفران کی خوشبو موجود تھی۔ عقیدت مندوں نے احتیاطاً میرے ہاتھ دھو کر پانی محفوظ کر لیا اور تیر کا اس سے روزہ افطار کیا۔“

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت اول: ۲۰۰۷ء فروری یک سال، لاہور

انفاس العارفین

اردو ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

کتاب: ۶۹-۶۸

حسن نیت کا پھل:

حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ

”آپ نے ارشاد فرمایا: شیخ بایزید اللہ کو (رحمۃ اللہ علیہ) نے حرمین کی زیارت کا قصد کیا۔ آپ کی معیت میں بہت سے ضعیف مرد، بچے اور عورتیں بھی تیار ہو گئیں، حالانکہ زادراہ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ برادر گرامی اور میں نے متفق ہو کر ارادہ کیا کہ انہیں واپس لایا جائے۔ جب ہم تعلق آباد پہنچے تو دن بہت گرم ہو چکا تھا۔ ہم لوگ ایک سایہ دار درخت کے نیچے آرام کی غرض سے بیٹھ گئے۔

اس دوران تمام احباب سو گئے اور میں اکیلا ان کے کپڑوں اور سامان کی حفاظت کے لیے جاگتا رہا۔ اپنے آپ کو بیدار رکھنے کے لیے میں نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دی۔ چند صورتیں تلاوت کر کے میں خاموش ہو گیا۔ اچانک قریبی قبور میں سے ایک صاحب قبر مجھ سے مخاطب ہوا: قرآن مجید کے زندگی بخش نعمات سننے کے لیے مدت سے ترس رہا ہوں۔ اگر کچھ وقت اور تلاوت کریں تو احسان مند ہوں گا۔

میں کچھ اور تلاوت کر کے پھر خاموش ہو گیا۔ صاحب قبر نے مزید استدعا

کی۔ میں نے پھر پڑھا، میرے جب چپ ہونے پر اس نے تیسری بار درخواست

کی، میں نے اس دفعہ بھی اس کی درخواست قبول کی اور قرآن مجید کی چند آیات تلاوت کیں۔ اس کے بعد یہ صاحب قبر خدوی برادر گرامی جو پاس ہی سو رہے تھے، کی خواب میں آیا اور کہا:

میں نے ان کو بار بار تلاوت کے لیے کہا ہے۔ اب مجھے حیا آتی ہے۔ آپ انہیں فرمائیں کہ قرآن مجید کا کچھ حصہ زیادہ تلاوت کر کے میری روح کی غذا فراہم کریں۔ وہ نیند سے اٹھے اور مجھے صورت حال سے آگاہ کیا۔

میں نسبتاً زیادہ تلاوت کی اور اس پر ان اہل قبور میں خوشی و مسرت کی خاص کیفیت میں نے محسوس کی اور انہوں نے مجھے فرمایا:

جزاک اللہ عنی خیر الجزاء۔

اس کے بعد میں نے ان سے عالم برزخ کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا: میں ان قریبی قبروں میں سے کسی کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا، البتہ میں اپنا حال آپ کو سناتا ہوں: جب سے میں نے دنیا سے انتقال کیا ہے، میں نے کسی قسم کا عذاب یا عتاب نہیں دیکھا، اگرچہ بہت زیادہ انعام و اکرام بھی نہیں ہے۔

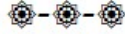
میں نے پوچھا: تمہیں معلوم ہے کہ کون سے عمل کی برکت سے تمہیں نجات ملتی ہے؟ اس نے کہا:

میں نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ دنیاوی بکھیڑوں سے خود کو آزاد

کروں اور ذکر الہی اور عبادت سے غافل کرنے والی چیزوں سے کنارہ کشی کروں۔

اگر چہ اپنے اس ارادے کو مکمل عملی جامہ نہ پہنا سکا۔ تاہم خدائے بزرگ و برتر نے
میرے حسن نیت کو پسند فرما کر مجھے یہ صلہ عطا فرمایا۔

قبیلہ سے فراغت حاصل کر کے شیخ بازید رحمۃ اللہ علیہ سے صحبت ہوئی اور
انہیں واپس لائے۔“



انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

اشاعت اول: ۲۰۰۷ء فریڈیک سٹال، لاہور

ص: ۱۲۶-۱۲۵

کریم ابن کریم :

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :
 ”حضرت اقدس (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) ابھی رحم مادر ہی میں تھے کہ
 ایک دن آپ کی والدہ ماجدہ لوگوں کو کھانا تقسیم کر رہی تھیں اور والد ماجد وہیں قریب
 ہی کھانا نوش فرما رہے تھے۔ اسی اثنا میں ایک سائلہ نے آواز دی اور اللہ کے نام پر
 روٹی کا ٹکڑا مانگا۔ حضرت بزرگ (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) نے پہلے خادم کے
 ہاتھ اسے نصف روٹی بھیجی، اس کے بعد راستہ ہی سے خادمہ کو بلا کر بقیہ روٹی بھی حوالہ
 کی اور فرمایا:

کہ میرا یہ لڑکا جو شکم مادر میں ہے کہہ رہا ہے کہ راہِ خدا میں پوری روٹی دینی
 چاہیے، نصف پراکتفا نہ کرنا چاہیے۔“



اقول لیلیٰ فی ذکر آقا مالونی (ملفوظات شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ محمد عاشق بکلی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: جلیلی انور علوی کا کوہی

سال اشاعت: ۱۹۹۷ء، خانقاہِ عالمیہ قائد رب، کاکری شریف، کھنوا، اتر پردیش

حصہ: ۱۱-۱۰

تحریروں سے فیض حاصل کیجیے:

”حقائق آگاہ شاہ نور اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن کتاب ”انفاس العارفين“ (جو حضرت اقدس شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اور اس میں آپ نے حضرت بزرگ شاہ عبدالرحیم اور شیخ ابوالرضا قدس سرہما کے حالات تحریر فرمائے ہیں) دیکھ رہا تھا۔ حضرت حافظ عبداللہ قدس سرہ کے حال پر پہنچا تھا کہ نیند آگئی اور کتاب مذکور سینہ پر رکھی رہ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کتاب مذکور میں ہر بزرگ کے نام کے نیچے ان کی روح موجود ہے اور اس کتاب کے ہر لفظ کے نیچے ایک نور عظیم ہے اور الفاظ بہ نسبت ان ارواح و انوار کے مثل عینک کے ہیں۔ تقریباً دو تین ساعت تک میں اس مشاہدہ سے محظوظ ہوتا رہا۔ پھر جاگ پڑا۔“



اقول بحسب ذکراً مالونی (ملفوظات شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ محمد عاشق بعلی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: جنجلی انور علوی کاکوری

سال اشاعت: ۱۹۹۷ء، خانقاہ کاظمیہ قلندر پور، کاکوری شریف، بکھنوا، اتر پردیش

صفحہ: ۹۴

لنگر شریف کی تاثیر:

”عرب کا ایک شخص احمد بارجانام لرزہ و بخار میں مبتلا ہوا۔ بیماری روز بروز بڑھتی گئی۔ ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ سید عبدالرحمن سقاف جو سادات آل علی (رضی اللہ عنہم اجمعین) میں سے ایک ہیں اور حضرت موت میں دفن ہیں (کے مزار پر) زیارت کے لیے گیا اور ہمارے حضرت اقدس (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) بھی وہاں تشریف فرما ہیں۔

اور آپ نے ان بزرگ کے لیے بغرض ایصال ثواب سورہ یسین پڑھی۔ اور اس شخص نے سورہ ملک پڑھی۔ بعد ازاں دونوں نے فاتحہ پڑھی۔ حضرت اقدس نے تھوڑا حلوہ اسے عنایت کر کے فرمایا:

کہ لو اسے کھاؤ، تمہارے مرض کا ازالہ اسی حلوہ کے کھانے میں ہے۔
بعد ازاں وہ جاگ پڑا اور حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ عرض کیا۔

آپ نے اس واقعہ کی تصدیق فرماتے ہوئے سورہ یسین اور پھر سورہ ملک تلاوت فرمائی اور ان بزرگ پر فاتحہ پڑھی اور حلوہ منگوا کر اس سے فرمایا:
کہ کھاؤ، تمہارا ازالہ مرض اسی میں ہے۔

وہ (تقیل ارشاد میں) اسے کھا کر اپنے گھر واپس گیا۔ چند ہی روز بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ:

اکلت الحلوی زالت البلوی .
(میں نے حلوہ کھایا، مرض دور ہو گیا)۔



اقول الحق فی ذکر آقا رالونی (ملفوظات شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ محمد عاشق بکلی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: تقی انور علوی کا کوہی

سال اشاعت: ۱۹۹۷ء، خانقاہ کاظمیہ قاسمیہ، کاکوری شریف، بکھنوا علیا

ص: ۱۰۱-۱۰۰

محنت کرو گے یا مفت میں؟

حضرت میر ابو العلیٰ اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ آپ کی صحبت میں رہے)

”اگر کوئی شخص ان (میر ابو العلیٰ رحمۃ اللہ علیہ) سے وصول حق کی طلب کرتا تو اس سے دریافت کرتے کہ محنت و مشقت سے حاصل کرنا چاہتے ہو یا مفت میں؟ اگر کوئی شخص پہلا طریقہ پسند کرتا تو اسے طریقہ ذکر لکھ کر دے دیتے اور اگر دوسری خواہش کا اظہار کرتا تو فرماتے:

صحبت میں آیا کرو۔“



انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

اشاعت اول: ۲۰۰۷ء فروری یکم سال ۱۴۲۸ھ لاہور

ص: ۸۲

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں:

حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

” (شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے) فرمایا: کہ ایک بار مجھے بخار نے آلیا اور بیماری نے طول پکڑا، یہاں تک کہ زندگی سے ناامید ہو گیا۔ اسی دوران مجھ پر غنودگی طاری ہوئی تو میں نے دیکھا: کہ حضرت شیخ عبد العزیز (رحمۃ اللہ علیہ) سامنے موجود ہیں اور فرما رہے ہیں:

بیٹے! حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری بیمار پرسی کو تشریف لا رہے ہیں اور شاید تیری پاکستی کی طرف سے تشریف لائیں۔ اس لیے چار پائی کو اس طرح رکھنا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تمہارے پاؤں نہ ہوں۔ یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا، قوت کو یابی نہیں تھی۔ حاضرین نے میرے اشارے پر چار پائی کا رخ پھیر دیا۔ اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا:

”کیف حالک یا بنی“

(اے بیٹے! کیسے ہو؟)۔

اس کلام کی لذت اس قدر غالب ہوئی کہ مجھ پر آہ و بکا اور درد و اضطراب کی عجیب و غریب کیفیت طاری ہو گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس انداز سے اپنی بغل میں لیا کہ آپ کی داڑھی مبارک میرے سر پر تھی اور آپ کا جبہ مبارک میری آنکھوں سے تر ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ وجد و اضطراب کی کیفیت حالت سکون میں بدل گئی۔

اسی وقت میرے دل میں آیا کہ ایک مدت سے موعے مبارک کے حصول کی آرزو رکھتا ہوں۔ کیا ہی کرم ہو کہ اس وقت تبرک عنایت فرمائیں۔

میرے اس خیال سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطلع ہوئے اور داڑھی مبارک پر ہاتھ پھیر کر دو مقدس بال میرے ہاتھ میں تھما دیے۔ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ یہ دونوں مقدس بال عالم بیداری میں بھی میرے پاس رہیں گے یا نہیں۔ اس کھٹکے پر مطلع ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یہ دونوں بال عالم ہوش یا بیداری میں بھی باقی رہیں گے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحت کلی اور طویل عمر کی خوشخبری سنائی۔

اسی وقت مرض سے افاقہ ہو گیا، میں نے چراغ منکوا یا، وہ دونوں مقدس بال اپنے ہاتھ میں نہ پائے تو میں غمگین ہو کر بارگاہ عالی کی طرف متوجہ ہوا۔ کرم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثالی صورت میں جلوہ فرما ہوئے، فرمایا:

اے بیٹے! عقل و ہوش سے کام لو، وہ دونوں بال احتیاطاً تمہارے سر ہانے

کے نیچے رکھ دیے تھے، وہاں سے لے لو۔

افاق ہوتے ہی میں نے وہ مقدس بال وہاں سے اٹھا لیے اور تعظیم و تکریم سے ایک جگہ محفوظ کر کے رکھ دیے۔ اس کے بعد دفعۃً بخار ٹوٹا اور انتہائی ضعف و نفاہت طاری ہوئی۔ عزیزوں نے سمجھا کہ موت آنے لگی، رونے لگے۔ مجھ میں بات کرنے کی سکت نہیں تھی۔ سر سے اشارہ کرتا رہا۔ کچھ دیر بعد اصل طاقت بحال ہوئی اور صحت کلی نصیب ہوئی۔ اسی سلسلے میں یہ کلمات بھی فرمائے تھے:

کہ ان دو بالوں کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپس میں گتھے رہتے تھے مگر جب درود پڑھا جائے تو جدا جدا کھڑے ہو جاتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ تاثیر تہرکات کے منکروں میں سے تین آدمیوں نے امتحان لینا چاہا۔ میں اس بے ادبی پر راضی نہ ہوا مگر جب مناظرے نے طول کھینچا تو کچھ عزیزان مقدس بالوں کو سورج کے سامنے لے گئے۔ اسی وقت بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ حالانکہ سورج بہت گرم تھا اور بالوں کا موسم بھی نہیں تھا۔

یہ واقعہ دیکھ کر منکروں میں سے ایک نے توہم کی اور دوسروں نے کہا: یہ اتفاقی امر ہے۔ عزیز دوسری مرتبہ لے گئے تو دوبارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ اس پر دوسرے منکر نے بھی توہم کر لی۔ مگر تیسرے نے کہا: یہ تو اتفاقی بات تھی۔ یہ سن کر تیسری بار مونے مقدس کو سورج کے سامنے لے گئے، سہ بار بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا تو تیسرا منکر بھی توہم کرنے والوں میں شامل ہو گیا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا: کہ ایک مرتبہ میں یہ موئے مبارک زیارت کے لیے باہر لے آیا۔ بہت بڑا مجمع تھا، ہر چند صندوق تبرک کا تالا کھولنے کی کوشش کی گئی لیکن نہ کھلا۔ اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا فلاں آدمی ناپاک ہے۔ جس کی ناپاکی کی شامت کے سبب یہ نعت میسر نہیں آ رہی۔ عیب پوشی کرتے ہوئے میں نے سب کو تجدید طہارت کے لیے حکم دیا۔

وہ ناپاک آدمی بھی مجمع سے چلا گیا اور اسی وقت بڑی آسانی سے تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔ حضرت والد ماجد (رحمۃ اللہ علیہ) نے آخری عمر میں جب تبرکات تقسیم فرمائے تو ان دونوں بالوں میں سے ایک کا تب الحروف (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) کو عنایت فرمایا، جس پر پروردگار عالم کا شکر ہے۔



انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

اشاعت اول: ۲۰۰۷ء فروری یکم سال، لاہور

ص: ۱۱۸-۱۱۷-۱۱۶

عمر کم، رابطہ قوی:

حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

”..... اس (موضع انگہ کے) نواح میں ’قصیدہ غوثیہ شریف‘ کے ایک عامل نے لوگوں میں اپنا اثر و رسوخ اور وجاہت قائم کر رکھی تھی۔ یہاں تک کہ لوگ اسے دیکھتے ہی تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور دست بوسی کرتے تھے۔ ایک روز وہ شخص انگہ کی مسجد میں آیا۔ سب لوگ تعظیماً کھڑے ہو گئے، مگر حضرت (پیر مہر علی شاہ) رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے رہے۔ اس نے چپیں بہ چپیں ہو کر کہا:

اولڑ کے! کیا تو مجھے نہیں جانتا، پڑھوں قصیدہ؟ آپ نے فرمایا:

تم قصیدہ پڑھو اور میں قصیدہ والے کو بلاتا ہوں۔

ان الفاظ سے عامل صاحب پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی اور اس نے معذرت کناں آپ کے پاؤں کو چھوا۔“



مہر مہر

علامہ فیض احمد فیض

اشاعت چہارم: ۲۰۱۱ء گولڑہ شریف اسلام آباد

ص: ۶۸-۶۹

میں تو صرف خدمت میں حاضر ہوا تھا:

سیدنا حضرت مظہر جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ
 ”ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض یاب ہوا اور بعد ازاں حضرت
 خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنے گیا۔ جب وہاں پہنچا تو انہوں نے فرمایا:
 تو نے حضرت میرزا جانان جانان رحمۃ اللہ علیہ سے طریقہ حاصل کیا
 ہے؟ کیونکہ اس طریقہ کی نسبت کے انوار تیرے باطن میں موجود ہیں۔
 اس نے کہا: کہ نہیں، میں تو صرف انکی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس پر
 خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

آہن کہ بہ پارس آشنا شد
 فی الفور بہ صورت طلا شد
 یعنی لویا جب پارس کے ساتھ مس ہوا، وہ فوراً سونا بن گیا۔



تاریخ مکہ مکرمہ خانہ مطہریہ دہلی

محمد زیر انجھا

اشاعت اول: ۲۰۰۶ء، چوتھی: ۲۰۱۱ء، لاہور

ص: ۱۷۱

سبق یاد نہ ہوا تو سزا ملے گی !

حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

”ایک مرتبہ مولوی غلام محی الدین صاحب نے زیر سبق کتاب ”قطر النداء“ کے ایک ایسے حصہ کی عبارت یاد کرنے کی ہدایت کی جو کرم خوردہ ہونے کی وجہ سے پڑھی نہیں جاسکتی تھی۔ جب آپ نے غور کیا کہ جو مضمون کتاب میں موجود ہی نہیں اسے کیسے یاد کیا جاسکتا ہے تو مولوی صاحب نے غالباً آپ کے مادرزاد ولی ہونے کی شہرت کی تصدیق کی غرض سے کہا:

کہ میں نہیں جانتا۔ اگر کل یہ عبارت یاد نہ ہوئی تو سزا ملے گی۔ حضرت (پیر مہر علی شاہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

کہ میں آبادی سے باہر ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر مطالعہ وغیرہ کیا کرتا تھا۔ میں نے وہاں بیٹھ کر کتاب کے کرم خوردہ حصہ کو سمجھنے کی کوشش کی مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر سراٹھا کر کہا: یا اللہ! تجھے تو معلوم ہے کہ یہ عبارت کیا ہے، اگر تو مجھے بتا دے تو میں استاد کی سزا سے بچ جاؤں گا۔ یہ کہنا تھا کہ اچانک درخت کے پتوں میں ایک سبزی مائل عبارت نمودار ہوئی، جسے میں نے حفظ کر لیا تو وہ غائب ہو گئی۔ میں نے اسی وقت جا کر وہ عبارت استاد صاحب کو سنا دی۔

انہوں نے کچھ شبہ کا اظہار کیا تو میں نے کچھ افشا کیے بغیر کہا:
 کہ مجھے اس کے صحیح ہونے میں اس قدر یقین ہے کہ اگر اس کتاب کا
 مصنف بھی قبر سے نکل کر آجائے اور کہے کہ یہ غلط ہے تو میں نہ مانوں گا۔
 چنانچہ استاد صاحب اس کی صحت کے لیے اسی روز راولپنڈی گئے اور ایک
 مکمل نسخہ سے میری بتلائی ہوئی عبارت کو صحیح پا کر واپس آ کر بصد حیرانی اس کی صحت کا
 اعتراف کیا۔“



محمد
 علامہ فیض احمد فیض
 اشاعت چہارم: ۲۰۱۱ء گولڑہ شریف اسلام آباد
 ص: ۶۲-۶۵

شعریاد کروا دیا:

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ
 ”(شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے) فرمایا: کما کبر آباد میں میرزا محمد زاہد سے
 تعلیم کے دوران ایک دفعہ درس سے واپسی پر ایک لمبے کوچے سے گزر رہا تھا اس وقت
 میں خوب ذوق میں حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں شاعر گنگنا رہا تھا:

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
 جز سر عشق پر چہ بخوانی بطلالت است
 سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق
 علمے کہ راہ حق مہماید جہالت است

اتفاق کی بات چوتھا مصرع میرے ذہن سے اتر گیا۔ ہر چند ذہن پر زور
 دیا، لیکن یاد نہ آیا۔ اس تار کے ٹوٹنے سے میرے دل میں سخت اضطراب اور بے ذوقی
 کی کیفیت پیدا ہوئی کہ اچانک ایک فقیر منس، بلخچہ، دراز زلف، پیر مرد نمودار ہوا
 اور اس نے مجھے لقمہ دیا:

علمے کہ راہ حق مہماید جہالت است

میں نے کہا: جزاک اللہ خیر الجزاء! آپ نے مجھے کتنی پریشانی

سے نجات دلائی ہے اور میں نے ان کی خدمت میں کچھ پان پیش کیے، انہوں نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

یہ بھولا ہوا مصرعہ یاد دلانے کی مزدوری دی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، یہ تو بطور ہدیہ اور شکر یہ پیش کر رہا ہوں۔ اس پر انہوں نے فرمایا: میں پان استعمال نہیں کیا کرتا۔ میں نے عرض کیا: پان کے استعمال میں کوئی شرعی پابندی ہے یا طریقت کی رکاوٹ؟ اگر کوئی ایسی بات نہ تو مجھے بتائیے، تاکہ میں بھی اس سے احتراز کروں۔ انہوں نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں، البتہ میں پان کھایا نہیں کرتا۔ پھر فرمانے لگے: مجھے جلدی جانا چاہیے۔ میں نے کہا: میں بھی جلدی چلوں گا۔ انہوں نے فرمایا:

میں جلد تر جانا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر انہوں نے قدم اٹھایا اور کوچہ کے آخر میں رکھا۔ میں نے جان لیا کہ کسی اہل اللہ کی روح مبارک انسانی شکل میں جلوہ گر ہے، میں نے آواز دی کہ اپنے نام سے تو اطلاع دیتے جائیے تاکہ فاتحہ پڑھ لیا کروں فرمایا:

فقیر کو سعدی (رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں۔



انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

اشاعت اول: ۲۰۰۷ء فروری یکم سال، لاہور

ص: ۱۲۳-۱۲۴

ادب نے بیٹھنے نہ دیا:

”حضرت (پیر مہر علی شاہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: کہ خلیفہ صاحب (ریاست سوات کے بزرگ تھے، حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک علمی مسئلہ سمجھانے کے لیے خلیفہ صاحب سے ملاقات کی تھی) جس بیمار پر نظر ڈالتے تھے اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دیتا تھا۔ میں نے پوچھا: کہ یہ نعت آپ کو کہاں سے اور کیسے حاصل ہوئی۔ تو انہوں نے بتلایا کہ ایک مرتبہ ہم بہت سے لوگ قافلہ کی صورت میں جناب غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ پاک کی زیارت کے لیے بغداد شریف گئے۔

وہاں روزانہ زیارت سے مشرف ہوتے۔ ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ جب مجاورین روضہ شریف نے دروازہ بند کرنے سے قبل سب کو باہر آ جانے کی آواز دی، تو باقی لوگ تو باہر نکل گئے مگر میں نے نہ سنا اور وہیں کھڑا رہا۔ مجھے ایک سمت ہونے کے باعث کوئی دیکھ بھی نہ سکا اور باہر سے دروازہ مقفل کر کے سب لوگ رخصت ہو گئے۔ بعد میں پتا چلنے پر میں سخت حیران ہوا مگر نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کے مصداق تمام رات حیران و پریشان کھڑا ہی رہا۔ بہ پاس ادب بیٹھ بھی نہ سکتا تھا اور تھکاوٹ کی زیادتی کے باعث کھڑا بھی نہ رہا جاتا تھا۔

اس کے باوجود میں نے بارگاہ غوثیہ کے ادب و احترام کے باعث بیٹھنے کی

جرأت نہ کی۔ تہجد کا وقت ہوگا کہ کسی نے دونوں ہاتھ میرے کندھوں پر رکھے اور زور سے دبا کر مجھے بھلا دیا۔ صبح کو جب روضہ شریف کے کھلنے پر باہر نکلا تو مجھ میں یہ کیفیت پیدا ہو چکی تھی کہ جس بیمار پر نظر ڈالتا اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرمادیتا تھا۔ حضرت قبلہ عالم (پیر مرہ علی شاہ) رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا: کہ اس کیفیت میں پہلی حالت سے ضرور کچھ کی واقعی ہو گئی ہوگی۔ تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: کہ اللہ اللہ کرنا سیکھیے ورنہ ایک وقت آئے گا کہ یہ کیفیت بالکل جاتی رہے گی۔ اس وقت کف افسوس ملنے سے بہتر ہے کہ ابھی سے اس کا تدارک کیا جائے۔

چنانچہ آپ نے ان کو مناسب اوراد و وظائف کی تلقین فرمائی۔



محمد

علامہ فیض احمد فیض

اشاعت چہارم: ۲۰۱۱ء گولڑہ شریف اسلام آباد

ص: ۹۲

وعدہ پورا کر دیا:

حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
 ”شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید تھا۔ اس نے ایک روز شیخ سے
 عرض کیا: اے خواجہ! اگر مجھے موت آگئی اور آپ زندہ ہوئے تو کیا آپ میرے
 سر ہانے تشریف لائیں گے؟ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
 اگر میں مر گیا اور اس پر تیس سال بھی گزر گئے تو جب بھی تو مرے گا میں
 (تیرے سر ہانے) حاضر ہو جاؤں گا۔ اتفاق یوں ہوا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی
 وفات ہو گئی اور تیس سال بعد اس مرید کی وفات کا وقت آیا۔ اس کے عقیدت مندوں
 کی ایک جماعت اس کے آس پاس پریشان حال بیٹھی تھی، اچانک گھر منور ہو گیا،
 عقیدت مندوں نے نعرہ لگانا شروع کیا۔ شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید نے
 کہا: خاموش ہو جاؤ کہ شیخ تشریف لائے ہیں اور میرا کام آسان ہو گیا ہے۔“



تذکرہ شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ مع ترجمہ نورالعلوم من کلام شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف و ترجمہ: محمد عزیز راجح

سال اشاعت: ۲۰۰۵ء، چھپو ہیکل پبلیکیشنز، لاہور

ص: ۲۱۵

اہل حرفہ بہ کسب دارد ناز کار درویش برخدا باشد

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۰۲ھ سن ہجری میں حضرت (پیر مہر علی شاہ) رحمۃ اللہ علیہ چند روز کے لیے کولڑہ شریف آئے اور مختصر قیام کے بعد پھر واپس لاہور چلے گئے.... حضرت رحمۃ اللہ علیہ شاہی مسجد میں اعلیٰ کتب کا درس دیتے تھے۔ اور جب جی میں آتا راوی کے جنگل میں یا دالہی میں جا مصروف ہوتے۔

اس جگہ پہلے طالبان علم کو کھانے کی بہت تکلیف ہوئی۔ کئی کئی وقت فاقہ رہتا۔ مگر اس کے باوجود ان لوگوں نے اپنا کام جاری رکھا۔ ایک روز مولوی محمد اسماعیل (امام مسجد کولڑہ شریف) نے عرض کی:

حضرت! آپ کو تو اللہ اللہ کرنے کی وجہ سے روحانی تغذیہ کی فراوانی کے باعث جسمانی غذا کی ضرورت کم محسوس ہوتی ہے لیکن ہم نفسانی لوگ بغیر غذا جسمانی کیسے وقت گزار سکتے ہیں؟

آپ نے متعجب ہو کر دریافت فرمایا:

کہ کیا آپ لوگوں کو کھانے کے لیے کچھ نہیں ملتا۔

انہیں انہوں نے عرض کی: کہ نہیں۔

آپ خاموش ہو گئے۔

مگر اسی روز سے لوگوں نے خود بخود ہر قسم کا کھانا بافراط لانا شروع کر دیا۔
کھانا بھی اچھی قسم کا یعنی گوشت، روٹی، پلاؤ، زردہ وغیرہ ہوا کرتا۔ اور آئندہ اس ضمن
میں طلباء کو کبھی کوئی شکایت نہ ہوئی۔“



محمد حنیف

علامہ فیض احمد فیض

اشاعت چہارم: ۲۰۱۱ء گولڑہ شریف اسلام آباد

ص: ۱۰۶-۱۰۷

رحمدل تیراک:

حضرت شاہ ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ:

شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”چہار شنبہ ۱۱ ربیع الاول کا دن تمام کر کے شب پنج شنبہ کو نماز عشاء کے بعد ساڑھے نو، پونے دس بجے میلا دشریف کا بیان شروع ہوا۔ اس سال آپ (شاہ ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ) پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ آپ نے سارا بیان کھڑے ہو کر پڑھا اور آپ جگہ بھی تبدیل فرماتے رہے۔

غالبات کے بارہ بجے ہوں گے کہ آپ جنوبی منارے کے قریب صحن مسجد سے باہر مبارک احوال بیان فرما رہے تھے۔ اور آپ کا مبارک چہرہ شمال کی طرف تھا کہ آپ ایک دم خاموش ہو گئے۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر فرمایا: دیکھو یہ کس کی روح جارہی ہے۔ آپ نے یہ بات اتنی بلند آواز سے فرمائی کہ صد بانفس نے سنی۔ سب متحیر تھے کہ آپ نے یہ کیا فرمایا:

پندرہ بیس منٹ گزرے ہوں گے کہ آخوند جی (شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ، ضعیف بزرگ تھے جو شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرتے تھے، یاد رہے کہ یہ آپ کے والد گرامی شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ نہیں ہیں) کی وفات کی خبر پہنچی.... (ایک موقعہ

پر) ایک مستری عبدالرحیم ساکن بھوجلہ پہاڑی دلی اور دوسرے تخلصین بیٹھے تھے۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ فرماتے ہوئے کہا:

دیکھو فرشتے کسی نیک بندہ کی روح لے جا رہے ہیں۔ عبدالرحیم وغیرہ نے اٹھنے کے بعد معلوم کیا کہ اس وقت کس کی وفات ہوئی تھی۔ ان کو پتہ چلا کہ اس وقت ایک تیراک کی وفات ہوئی تھی۔ (یہ عاجز: شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ) نام بھول گیا ہے۔ ان کی عادت تھی کہ طغیانی کے دنوں میں پل کے پاس کھڑے ہو جاتے تھے اور کہتے ہوئے لوگوں کو دریا سے نکالا کرتے تھے۔ صد ہا افراد کی انہوں نے جانیں بچائی تھیں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔



حکایات خیر

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
الذی یبشیر بسوم: ۲۰۱۰ء شاہ ابوالحیرہ اکیڈمی، برکمان گیٹ، دلی، انڈیا

ص: ۲۸۹-۲۸۸

قلب مومن صادق: آماجگاہ انوار الہیہ:

حضرت خواجہ خواجگان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

”ایک دفعہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ عالم شوق و اشتیاق میں مشغول تھے اور آنکھوں سے خون جاری تھا۔ جب عالم صحو میں آئے تو فرمایا: اس لمحے میں نے ایک قدم اٹھایا تھا تو عرش عظیم پر پہنچ گیا۔ میں نے عرش کو آواز دی الرحمن علی العرش استوی اے عرش! پتہ چلا ہے کہ وہ محبوب تجھ پر جلوہ افروز ہے۔ عرش نے جواب دیا: اے بایزید! بات کہنے کی جانہیں۔ اس بے نیاز حقیقت مآب بل جلالہ کا پتہ تو تیرے دل کے عرش میں بتایا جاتا ہے۔ حیران ہوں اکثر عالم ملکوت کے لوگ زمین والوں کے ہاں اس محبوب کا پتہ بتلاتے ہیں اور اکثر زمین والے آسمان والوں سے اس کا نشان پوچھتے ہیں۔“



اسرار الاولیاء (ملفوظات شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ بدیع الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ،

اردو ترجمہ: پروفیسر محمد سعید مسیح نیاد

اشاعت اول، مکتبہ فریدیہ ہزارہیہ اول

ص: ۱۳۹

قبر میں سوراخ ہو گیا:

حضرت مولوی رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ:

(آپ شاہ احمد سعید، شاہ ابوسعید بھردی رحمۃ اللہ علیہما کے خلیفہ حاجی دوست محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں)

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”مقامات خیر“

کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

”مولوی رحیم بخش پنجاب کے رہنے والے نہایت پاک طینت فرشتہ
خصلت شخص تھے۔ حاجی صاحب (حاجی دوست محمد) سے بیعت ہوئے اور مراتب
عالیہ کو پہنچے..... آخر یا اینہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة
مرضیة فساد خلسی فی عبادی وادخلی جنتی کی نوید سنی اور راہی ملک بقا
ہوئے۔ ان کی مخلصین نے ان کو حضرت مرزا جان جاناں مظہر قدس سرہ کے مزار سے
متصل جانب مشرق سپرد خاک کیا۔ ان کی قبر جس جگہ بنائی گئی ہے وہ کسی دیوار کی بنیاد
ہے جو سنگ خارا کے ٹکڑوں سے چنی ہوئی ہے۔ اس بات کا علم اس عاجز کو اس وقت
ہوا جب حجر شریف کے چاروں طرف کا فرش یہ عاجز (ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ
علیہ) درست کر رہا تھا۔

شنبہ ۲۵ ربیع الآخر ۱۳۷۸ھ بمطابق ۸ نومبر ۱۹۵۸ء کو یہ واقعہ پیش آیا کہ:

مزدور، مولوی رحیم بخش کے سر ہانے کی طرف سے سنگ خارا کا ایک بہت بڑا پتھر کے نکال رہے تھے۔ اس پتھر کے نکالنے وقت ایک چھوٹا سا ٹکڑا سنگ خارا کا اپنی جگہ سے سرک گیا۔ مزدوروں نے اسے بھی نکال دیا۔

اس کے نکلنے سے مولوی صاحب کی قبر میں سر ہانے کی طرف سے دو تین انچ کا چھید ہو گیا۔ اس چھید میں سے نہایت عمدہ خوشبو کی لپٹ نکلی جس کی مہک چاروں طرف تقریباً دس گز پھیل گئی۔ مقصود راج نے اس چھید سے جھانکنا چاہا۔ اس عاجز نے منع کیا اور اسی وقت اس چھید کو گارے سے بند کر لیا۔

اتفاق کی بات ہے کہ اس وقت آٹھ دس افراد فاتحہ پڑھنے آئے اور انہوں نے خوشبو کے متعلق دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آ رہی ہے۔ راج مزدوروں نے ان سے حقیقت کا اظہار نہیں کیا اور کچھ کہہ کر اپنے کام میں لگ گئے۔



مقامات خیر

حضرت شاہ ابوالحسن زید قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

الذی یبشیر سوم: ۲۰۱۰ء شاہ ابوالحسن زید قادیانی، بزم انوار، دہلی، انڈیا

ص: ۹۲-۹۳

اچھوں سے اچھی عادتیں چھوڑتی نہیں:

حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(آپ شہنشاہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں)

”شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

ایک دفعہ میں نے شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا: کہ وضو فرما رہے ہیں اور نماز کی تیاری میں مشغول ہیں۔ میں نے پوچھا: کہ یہ تو عالم (آخرت) تکلیف (عمل) نہیں ہے، یہاں پر وضو اور نماز کی حکمت کیا ہے؟

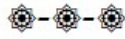
آپ نے ارشاد فرمایا:

کہ چونکہ دنیا میں اکثر اوقات ان امور کی انجام دہی میں گزارا ہے، اس لیے ان میں لذت محسوس ہوتی ہے۔ یہاں پر ان کی ادائیگی کسی فریضے کے طور پر نہیں، بلکہ لطف و لذت کی خاطر ہے۔

نماز کے بعد ارواح اولیاء جمع ہو گئیں اور ان کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ارشاد فرمایا:

کہ تم بھی ہماری محفل میں شامل ہو جاؤ۔ میں اس مقدس مجلس میں جانے

سے گریز کرنے لگا۔ اس پر آپ نے فرمایا:
 ہماری مجلس عام مجالس کی طرح نہیں، چنانچہ میں حاضر ہو گیا، اس روحانی
 محفل میں وجد بھی دیکھا گیا۔



انکس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: سید محمد فاروق القادری

اشاعت اول: ۲۰۰۷ء فریڈ پک شال، لاہور

ص: ۱۲۳

جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام:

”.... (شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ سے منسلک تھے۔ جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو فرمانے لگے:

کہ حضرت غوث الاعظم، محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں، بلکہ اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا:

کہ حضرت غوث الاعظم یہ کھڑے ہیں اور جان جان آفریں کے سپرد کردی

“...-



درالعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ رؤف احمد چردی رحمۃ اللہ علیہ

اروڑ تہ۔ مولانا عبدالکیم خان اختر

اشاعت اول: ۱۹۸۳ء، نوری پک ڈپو لاہور

ص: ۱۷۴

ہونٹ حرکت کر رہے تھے:

حضرت مولوی خطیب احمد مجلدی رحمۃ اللہ علیہ:
 ”(آپ) حضرت شاہ رؤف رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند دل بند ہیں....
 کہتے ہیں:

کہ آپ کی وفات کے بعد جب لوگوں نے اپنے کان آپ کے ہونٹوں
 کے قریب رکھے تو تسبیح و تہلیل (سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ) کی آواز سنائی دی۔
 جب آپ پکولہ مبارک میں رکھا گیا اور آپ کے مریدوں نے آپکا آخری
 دیدار کرنے کے لیے آپ کے چہرہ سے پردہ کفن اٹھایا تو آپ نے آنکھ کھولی،
 مسکرائے، چاروں طرف دیکھا اور پھر آنکھ بند کر لی۔“



قرینۃ الصفاء

مفتی غلام سرور لاہوری

اردو ترمیم: محمد ظہیر الدین بھٹی

۱۹۹۴ء مکتبہ نبویہ، لاہور

ص: ۳۰۱، ق: ۳

حضرت جی! تمجد نہیں پڑھی جاتی:

حضرت شاہ ابو سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ:

”آپ شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کے سچے خلیفہ اور سجادہ نشین ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی مفتی القدر بن عزیز القدر بن محمد بن عیسیٰ بن سیف الدین بن خواجہ محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) ہے۔۔۔ آپ کا ایک مرید محمد اصغر تھا۔ اس کا بیان ہے کہ:

کبھی کبھی غلبہ خواب کے سبب سے میری نماز تہجد فوت ہو جاتی تھی، ایک بار میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی تو فرمایا: ان شاء اللہ بوقت نماز تہجد، آئندہ میں خود تمہیں جگاؤں گا، نماز پڑھنا تمہارے اختیار میں ہے۔“ چنانچہ اس کے بعد ہر رات یہ ہوتا کہ نماز تہجد کے وقت بیدار ہو جاتا اور اپنے آپ کو بستر پر بیٹھا پاتا۔



غزنیۃ الصغیاء

مفتی غلام سرور لاہوری

اردو ترجمہ: محمد ظہیر الدین بھٹی

۱۹۹۴ء مکتبہ نبویہ، لاہور

ص: ۲۹۳-۲۹۴، ج: ۳

طمانچہ دے مارا:

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ علیہ :

حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

”ایک دفعہ ایک آدمی گھر سے اس نیت کے ساتھ روانہ ہوا کہ دلی جا کر خواجہ قطب الدین بختیاراوشی رحمۃ اللہ علیہ کے حضور اپنے گناہوں کی توبہ کرے گا اور ان کے دست حق پرست پر بیعت کرے گا۔

سفر کے دوران ایک مغنیہ بھی ان کے ساتھ ہو گئی۔ وہ مغنیہ اس نیت کے ساتھ ہمراہ جا رہی تھی کہ اس مرد سے تعلق پیدا کرے۔ چونکہ مرد کی نیت صادق تھی۔ انہوں نے اس فاحشہ عورت کی طرف کوئی رغبت نہ کی۔

یہاں تک کہ ایک منزل پر پہنچے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس منزل سے وہ مرد اور مغنیہ ایک ہی سواری میں سوار ہو گئے۔ وہ عورت آ کر مرد کے پہلو میں بیٹھ گئی اس طرح سے کہ ان کے درمیان کوئی پردہ اور رکاوٹ نہ تھی۔

اس حالت میں آدمی کے دل میں بھی اس کی طرف میلان پیدا ہو گیا۔ اس سے ہمکھام ہوا یا ہاتھ بڑھایا۔ فوراً ایک بزرگ کو دیکھا کہ تشریف لائے اور ایک طمانچہ اس کے منہ پر دے مارا اور فرمایا:

تم فلاں پیر کی خدمت میں تو بہ کی نیت سے جا رہے ہو اور یہ حرکت کر رہے ہو۔ مرد نے فوراً تو بہ کی اور پھر اس عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیاراوشی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا، پہلی بات آپ نے یہ فرمائی کہ اللہ کریم نے اس دن تمہاری بڑی حفاظت فرمائی۔

(حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے) فرمایا: ایک دفعہ ایسا ہی ایک شخص اچوٹن کو تو بہ کی نیت سے میرے پاس آ رہا تھا۔ راستے میں اتفاق ہوا کہ ایک زن فاحشہ اس کے پیچھے لگ گئی۔ اس نے بھی دست درازی کی نیت کر لی۔ ایک عمارچہ ایسا پڑا کہ فتور نیت جاتا رہا۔ جب میرے پاس آیا تو میں نے اسے کہا: کہ اللہ نے تمہیں مصیبت سے بچا لیا۔“



اسرا دلیا (ملفوظات شیخ فرید الدین مسیحی شکر رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ عبدالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ،

اردو ترجمہ: پروفیسر عبدالمسیح شیاہ

اشاعت اول، مکتبہ فریدیہ برائے بیواں

حصہ: ۲۱۷-۲۱۶

تمیز بندہ و آقا مٹا ڈالی:

حضرت مفتی علیم الدین مجددی دامت برکاتہم العالیہ تحریر فرماتے ہیں:

”.... تاریخ اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ اہل اللہ نے ہر دور میں اسی راہ مستقیم کو اپنائے رکھا، ان کی روح کی آزادی، دل کے غنا اور فقر کی غیرت نے انہیں دنیا اور اہل دنیا کی چوکنوں پر جنیں سائی سے محفوظ رکھا، انہوں نے بوریہ نشینی کو اپنایا اور دنیا کی صدر نشینی کو پائے استحقاق سے روند ڈالا، انہوں نے دنیا کو پاؤں کی ٹھوکر اور اہل دنیا کو جوتے کی نوک پر رکھا، وہ ہمیشہ فرش خاک پر درویشوں کے درمیان اس طرح گھل مل کر بیٹھے کہ تمیز بندہ و آقا مٹا ڈالی۔ یہی ان کی انفرادیت تھی اور اس کو انہوں نے اپنا اعزاز سمجھا، خلق خدا کو ایمان کی دولت سے مالا مال کیا، لیکن ان کی دولت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا، امراء و وزراء ان کی بارگاہ میں حاضری کو اپنی سعادت سمجھتے رہے لیکن انہوں نے کبھی کسی امیر، وزیر اور حکمران کے در پر دستک نہ دی، فقیر کی غیرت ایسے ہی نفوس قدسیہ سے سرفراز رہی۔“



نور خانقاہ مدائن

مفتی علیم الدین مجددی زید ہشتم،

سال اشاعت: ۲۰۱۲ء خانقاہ سلطانیہ، گلشن عظیم، جہلم

ص: ۱۵۳

سب کچھ سکھا دو، سوائے کلمہ طیبہ کے:

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ:

”ایک روز کا ذکر ہے کہ (ایک) سکھ جو غالباً نبھہ کی طرف کا رہنے والا تھا، آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کو سکھ لوگ بھائی جی کہہ کر پکارتے تھے اور ان میں وہ گرنٹھ کا پڑھنے والا اور واقف تھا۔ اس نے عرض کیا: کہ حضور مجھے بھی نام خدا بتادیں، لیکن کلمہ نہ سکھائیں۔ آپ نے فرمایا: بندے اللہ کے! ہم کو تو یہی آتا ہے اور اسی کو تو سیکھنا نہیں چاہتا۔ اس نے عرض کیا: حضور آپ تو پر میشر کے روپ ہیں۔

فرمایا: ہاں خوب بات بتائی۔ اس سکھ کی طرف مخاطب ہو کر حکم دیا، آتجھے کچھ سکھائیں جب وہ پاس آیا تو آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کا مونڈھا ہلا کر کہا: کہو میں نہیں۔ اس نے کہا: میں نہیں۔ اتنا کہتے ہی اس پر استغراق کی حالت طاری ہو گئی۔ آپ نے پھر اس کا مونڈھا ہلا کر فرمایا:

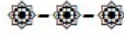
او بندے رب کے! جلدی نہ کر آگے بھی کہہ لے۔ کہو رب ہے۔ اس نے کہا: رب ہے، کہتے ہی بالکل بے ہوش ہو گیا۔ اور تقریباً گھنٹہ بھر اسی حالت میں رہا۔ جب اس پر یہ استغراقی حالت طاری ہوئی تو آپ نے مسکرا کر فرمایا:

”استجھے نہیں اوہار سو وانقدراں دا“۔

پوری طرح ہوش تو اسے عصر کے وقت آیا تھا۔ لیکن گھنٹہ بھر کے بعد کچھ ہوش آیا تو کہنے لگا حضور آپ نے تو مجھے وہی کلمہ سکھا دیا جس کا میں انکار کرتا تھا۔ یہ دیکھیے حضور! میرے تمام بدن سے کلمہ جاری ہو گیا ہے اور شور پڑ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا:

ہاں! خوب موج کیا کرو۔

اور کلمہ شریف باقاعدہ پڑھنے لگا۔ جب وہ اپنے گھر گیا تو وہاں بھی یہی کہا کرتا تھا کہ گرنفٹھ میں کچھ نہیں، جو کچھ ہے اس کلمہ شریف میں ہے اور بہت دنوں تک کلمہ شریف پکارتا رہا اور پھر کلمہ شریف کی اسی استغراقی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا۔“



ذکر خیر المعروف پچیدہ محبوب

خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت دوم: ۱۹۹۲ء بمقام توحید، گوجرانوالہ

ص: ۸۰-۷۹

مسجد کیا، گلی کوچے سب متور ہو جاتے :

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :

آپ نے فرمایا: ”.... آجکل جبکہ بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں، جسم میں ناتوانی اور قلب میں بہت ضعف ہے اور زہد و ریاضت اور مجاہدہ و ذکر و اشغال میں کمی واقع ہو گئی ہے حالانکہ اس سے پہلے جامع مسجد کے حوض کا پانی پی کر قرآن کریم کے دس پارے پڑھتا اور دس ہزار نفی و اثبات کا ذکر کرتا۔ اس قوت کے باعث نسبت کا ظہور ہوتا جس کے انوار سے جامع مسجد بھر جاتی تھی بلکہ جس گلی کوچے سے گزرتا وہ انوار سے بھر جاتا اور جس مزار پر جاتا اس صاحب مزار کی نسبت پست ہو جاتی اور میری نسبت غالب آتی۔ اس وقت میں اس بزرگ کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی نسبت کو پست کر لیتا تھا۔“



درالعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ رؤف احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ: مولانا عبدالحکیم خان اختر

اشاعت اول: ۱۹۸۳ء، ثوری یک ڈیپال ہور

کس: ۲۷

وضو: ظاہر و باطن کو طیب و طاهر کرنے والا عمل:

مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ:

خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

”ایک دن مولانا فخر الدین کی خدمت میں ایک پنہان آیا۔ اس نے کہا: میں اس شرط پر آپ سے بیعت کرتا ہوں کہ میں نماز بھی نہیں پڑھوں گا، روزہ بھی نہیں رکھوں گا، شراب پیتا ہوں، زنا کرتا ہوں، اسے بھی نہیں چھوڑوں گا۔ مولانا نے فرمایا:

بایں ہمہ میں تمہیں قبول کرتا ہوں لیکن ایک ہماری شرط تم بھی قبول کرو کہ ہمیشہ با وضو رہو گے۔

اس نے کہا: منظور ہے۔

چنانچہ مولانا نے اسے بیعت کر لیا۔

کچھ دنوں کے بعد وہ شراب خانے کے پاس سے گزر رہا تھا کہ شریعوں نے اسے خوش آمدید کہا اور سرخ شراب کا جلوہ دکھایا۔ پنہان نے کہا: اگر میں شراب پیوں گا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر وہ طوائف کے پاس گیا۔ اس نے بھی تعظیم کی اور اپنی چارپائی پر بیٹھنے کو کہا۔

پنھان نے سوچا اگر میں اس چارپائی پر بیٹھا تو مجھے شہوت آ جائے گی جس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

راستے میں ایک مسجد تھی جس میں جماعت ہو رہی تھی۔ پنھان نے خیال کیا: کہ وضو تو پہلے سے ہے اگر میں جماعت میں شریک ہو جاؤں تو نماز باجماعت کا ثواب مفت ہاتھ آ جائے گا۔

پس وہ جماعت میں شامل ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے افعال قبیحہ چھوڑ دیے اور مولانا کی بیعت کی برکت سے اسے سعادت دارین حاصل ہوئی۔“



مرآت العاشقین (ملفوظات خواجہ غلام الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

سید محمد سعید

اردو ترجمہ: صاحبزادہ غلام نظام الدین مرواوی

رسال اشاعت: ۲۰۱۱ء تصوف فاؤنڈیشن، لاہور

ص: ۲۲۴

مصلّا اٹھانے کی دیر تھی:

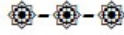
حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ:
 ”ایک سوداگر آپ کا معتقد تھا، وہ ہندوستان آتا، مال فروخت کرتا اور پھر
 واپس چلا جاتا۔ جب واپس ہوتا تو آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا، نذرانہ
 پیش کرتا، دعا کا طالب ہوتا اور چلا جاتا۔ ایک مرتبہ وہ سوداگر آپ کی خدمت میں
 حاضر تھا۔ اس کے سامنے بہت کچھ فتوحات آئیں۔ اس کو یہ دیکھ کر خیال آیا کہ یہ
 سب لنگر اور داد و ہش دنیا داروں کے روپے سے ہے۔ اگر سامنے نذرانے نہیں
 آئیں گے تو یہ سب کام ختم ہو جائے گا۔

آپ اس سوداگر کے خطرے سے بذریعہ کشف آگاہ ہوئے آپ نے وہ
 واقعہ بیان فرمایا: کہ جب سلطان غیاث الدین کو حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ
 علیہ کے لنگر اور داد و ہش کے متعلق اسی قسم کا گمان ہوا تھا اور اس نے ممانعت کر دی تھی
 کہ اس کے دربار کا کوئی آدمی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں
 نہ جائے اور نہ کوئی نذرانہ پیش کرے۔

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو یہ معلوم ہوا تو آپ نے دونا خرچ
 کرنے کی تاکید فرمائی، خادم کو ہدایت فرمائی کہ حجرہ کے طاق میں سے ضرورت کے

موافق لے لیا کرے۔

اس کے بعد آپ نے اس سوداگر سے حجرہ میں سے مصلا لانے کے لیے فرمایا۔ وہ سوداگر حجرہ میں گیا، جب مصلا اٹھایا تو اس کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس کے نیچے ایک دریا ہے اور اس کی تین دھاریں ہیں، ایک دھارا شرفی کی، دوسری دھار روپیوں کی اور تیسری دھار جواہرات کی۔ مصلا اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ حجرہ سے باہر آ کر وہ سوداگر آپ سے معافی کا خواستگار ہوا۔“



مذکر دلیا نچا کونہ

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

جامعہ ایڈمنسٹریشن، لاہور

حصہ: ۳۷۹-۳۷۸

نشانہ بھی بے خطا مگر اثر ندارد:

حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ:

” حضرت خواجہ نقشبند رحمہ اللہ علیہ کچھ عرصہ سلطان خلیل کے مشیر رہے۔ ایک دن سلطان نے ایک مجرم کی گردن اڑانے کا حکم دیا۔ خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اسے قتل میں لے گئے اور اس کی گردن پر تلوار ماری مگر تلوار نے کچھ اثر نہیں کیا۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اس دوران مجرم کے ہونٹ ہلکے تھے۔ خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا: کہ تم کیا پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: کہ میں اپنے مرشد کو یاد کرتا ہوں۔ آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے پوچھا کہ تمہارا مرشد کون ہے؟ اس نے بتایا: میرے مرشد حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو سوخا رہیں رہتے ہیں۔ یہ سن کر خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے تلوار پھینک دی اور سوچا کہ جو شخص اپنے مرید کو تلوار کے نیچے سے بچا لے، تعجب نہیں کہ وہ اسے دوزخ کی آگ سے بھی بچا لے۔“



تاریخ شاخ نقشبندیہ

پروفیسر صاحبزادہ محمد عبدالرسول لہی

اشاعت اول: ۲۰۰۰ء، زاویہ پبلیکیشنز، لاہور

ص: ۲۴۹

اوروں کا سلام اور ہے عاشق کا سلام اور:

حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

خواجه شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

”.... جب سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ مناسک حج

سے فارغ ہو کر مدینہ شریف پہنچے تو روضہ اطہر کے مجاوروں نے ان کی قوم دریافت کی، انہوں نے کہا: کہ میں سید ہوں۔ مجاوروں نے کہا: سیادت کی علامت مثلاً خوبصورتی وغیرہ تو آپ میں نظر نہیں آتی، طویل سفر طے کرنے کی وجہ سے آپ کا رنگ سیاہی مائل ہو گیا تھا۔ مجاوروں نے کہا: آپ صاف صاف کہہ دیں کہ میں غیر سید ہوں۔

سید موصوف نے کہا: ایسا میں ہرگز نہیں کہوں گا کیونکہ اس طرح میں ملعونوں کے زمرے میں شامل ہو جاؤں گا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

” لعنة الله على الداخلين والخارجين“

مجاوروں نے کہا: اگر آپ کا دعویٰ برحق ہے تو روضہ اقدس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا کریں، اگر روضہ مبارک سے جواب آیا تو ہم آپ کا دعویٰ تسلیم کر لیں گے۔

سید موصوف متوجہ الی اللہ ہوئے اور روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر

انہوں نے انتہائی نیازمندی سے کہا:

الصلاة والسلام عليك يا رسول الله

روضہ شریف سے لبیک یا ابنی کی آواز آئی۔

اس پر سرور، موج نور، جان پرور اور سامعہ نواز آواز کو سنتے ہی اکثر مجاوروں نے آپ سے بیعت کر لی۔

سید صاحب کچھ عرصہ کے بعد مدینہ شریف سے رخصت ہوئے۔ پھر مدت دراز کے بعد آپ مدینہ شریف حاضر ہوئے تو روضہ اطہر کے مجاوروں نے پھر اصرار کیا کہ حسب سابق آپ روضہ مبارک کے سامنے آواز دیں تاکہ ہم لبیک کی ندائیں۔ سید صاحب نے فرمایا: اب تو گناہوں کی وجہ سے میرا نامہ اعمال سیاہ ہو چکا ہے، ممکن ہے میرا ہدیہ نیاز قبول بھی ہو یا نہ ہو۔ لیکن جب مجاوروں کا اصرار حد سے بڑھا تو سید صاحب نے آواز دی اور اسی طرح لبیک کی آواز روضہ مبارک سے برآمد ہوئی۔ مجاور بے حد محظوظ ہوئے اور انہوں نے کہا: کہ اس سے پہلے ہم نے اس قسم کی نفیس و لطیف اور دلنشین آواز کبھی نہیں سنی تھی، لیکن الحمد للہ آپ کے وسیلے سے ہم اس سے کوش آشنا ہوئے۔

اس موقع پر خواجہ شمس العارفین (شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا:

کہ ایک دن خواجہ تونسوی (خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ) کے

خلیفہ سید حسین شاہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک واقعہ سنایا:

ایک دفعہ میں تونسہ شریف جا رہا تھا، موضع اچھ بلوٹ میں مجھے رات آ گئی۔

سید چراغ علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین اور وہاں کے دوسرے سید میرے پاس آئے اور انہوں نے میری قوم دریافت کی۔ میں نے کہا: سید ہوں۔ انہوں نے کہا: سید نہ کہہ کیونکہ افغان قوم سے ہوتے ہوئے سید کا دعویٰ کرنے سے تو گناہگار ہو جائے گا۔ میں نے کہا: اگر اپنے آپ کو سید کہنا گناہ ہے تو تم سات پشتوں سے گناہگار ہو، کیونکہ تم سب اپنے آپ کو سید کہتے چلے آئے ہو۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ باتوں سے باز نہیں آتے تو میں نے اپنے آپ کو اس تنور میں جھونک دیا جو ان کے مکان کے سامنے آگ سے دھک رہا تھا اور کہا کہ جو شخص سیادت کا دعویٰ کرتا ہے، میرے پاس آئے، اس سے تمام سید حیران اور شرمندہ رہ گئے اور انہوں نے اپنی سخت کلامی کی معافی مانگی۔“



مرآت العاشقین (ملفوظات خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

سید محمد سعید

اردو ترجمہ: صاحبزادہ غلام نظام الدین مرواوی

سال اشاعت: ۲۰۱۱ء، تصوف فاؤنڈیشن، لاہور

حصہ: ۳۰-۳۹

کتابیات

- ۱: **درالمعارف** (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)
 شاہ رؤف احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ
 اردو ترجمہ: مولانا عبدالحکیم خان اختر
 اشاعت اول: ۱۹۸۳ء، نوری بک ڈپو، لاہور
- ۲: **انفاس العارفین**
 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
 اردو ترجمہ: سید محمد فاروق القادری
 اشاعت اول: ۲۰۰۷ء، فرید بک شال، لاہور
- ۳: **القول الجلی فی ذکر آثار الولی** (ملفوظات شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)
 شاہ محمد عاشق بھٹکی رحمۃ اللہ علیہ
 اردو ترجمہ: تقی انور علوی کاکوروی
 سال اشاعت: ۱۹۹۷ء، خانقاہ کاظمیہ قلندریہ، کاکوری شریف، لکھنؤ، ندیا
- ۴: **خزینۃ الاصفیاء**
 مفتی غلام سرور لاہوری
 اردو ترجمہ: محمد ظہیر الدین بھٹی

۱۹۹۳ء، مکتبہ نبویہ، لاہور

۵: اسرار الایمان (ملفوظات شیخ فرید الدین مسعودی شکر رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ،

اردو ترجمہ: پروفیسر عبدالسمیع ضیاء

اشاعت اول، مکتبہ فریدیہ، ساہیوال

۶: مقامات خیر

حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

ایڈیشن سوم: ۲۰۱۰ء، شاہ ابوالخیر اکیڈمی، ترکمان گیٹ، دہلی، انڈیا

۷: نور خانقاہ دہلیت

مفتی سلیم الدین مجددی زیدہ شرفہ،

سال اشاعت: ۲۰۱۲ء، خانقاہ سلطانیہ، گلشن عظیم، جہلم

۸: ذکر خیر المعروف بہ صحیفہ محبوب

خولجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت دہم: ۱۹۹۶ء، بزم مرقوم کلیہ، کوجرانوالہ

۹: مرآت العاقلین (ملفوظات خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

سید محمد سعید

اردو ترجمہ: صاحبزادہ غلام نظام الدین مروروی

- سال اشاعت: ۲۰۱۱ء، تصوف فاؤنڈیشن، لاہور
- ۱۰: تذکرہ شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ مع ترجمہ نورالعلوم من کلام
الشیخ ابی الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
تالیف و ترجمہ: محمد زیر انجھا
سال اشاعت: ۲۰۰۵ء، جمعیتہ پبلیکیشنز، لاہور
- ۱۱: مہر منیر
علامہ فیض احمد فیض
اشاعت چہار دہم: ۲۰۱۱ء، کلژہ شریف اسلام آباد
- ۱۲: تاریخ مشائخ نقشبندیہ
پروفیسر صاحبزادہ محمد عبدالرسول للہی
اشاعت اول: ۲۰۰۰ء، زاویہ پبلیکیشنز، لاہور
- ۱۳: تاریخ و تذکرہ خانقاہ مظہریہ دہلی
محمد زیر انجھا
اشاعت اول: ۲۰۰۶ء، جمعیتہ پبلیکیشنز، لاہور
- ۱۴: تذکرہ اولیائے پاک و مہند
ڈاکٹر ظہور الحسن شارب
حامد اینڈ کمپنی، لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اللہ رب العزت کے فضل و کرم، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت،
بزرگانِ دین کے طفیل نظرِ حضورِ فقیہ عصرِ دامت برکاتہم العالیہ کے فیضانِ نظر،
اور مفکرِ اسلام علامہ محمد کریم سلطان فیاض کی زیرِ قیادت

15 شعبان المرجعہ
شبِ برات کی بابرکت ساعی

جامع مسجد خضر
پنپلز کالونی، فیصل آباد

ہدیکہ درود شریف

شاہ کونین کے حضور

یاد رہے

جتنے لوگ آپ کی وجہ سے درود پاک
پڑھیں گے یا کوئی بھی نیک عمل کریں گے
تو ان کے ثواب میں کمی کے بغیر ان
سب کا ثواب آپ کو بھی ملے گا۔

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ
درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اجبابِ محبت بکثرت درود شریف پڑھیں
اہل خانہ و دوست اجباب سے پڑھوائیں اور جمع کروائیں

041-8730833

041-8730834

0322-6380470

بذریعہ فون

بذریعہ میسج

محمد ابراہیم سلطان